خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

9- دسمبر 1995ء

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون 449

رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 277 | ہفتہ 16 رجب -1416ھ، 9 فتح 1374ہش، 9 - دسمبر 1995ء

سعادت اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جاوے

سعادت اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جاوے اور اس کو حاضر و ناظر یقین کیا جاوے اور اس کی عین موجودگی کا تصور دل میں رکھ کر ہر ایک بدی و ناراستی سے پرہیز کیا جاوے۔ یہی بڑی دانش و حکمت ہے اور یہی معرفت الٰہی کا سیراب کرنے والا شیریں سوتہ ہے جس سے اور جس کے لئے اہل اللہ ایک ریگستان کے پیاسے کی طرح آگے بڑھ کر خوش مزگی سے پیتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کلام الٰہی فرماتا ہے (-) جو شخص کسی نفس کو بلا وجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔ حقوق اخوت کو کبھی نہ چھوڑو وہ لوگ بھی تو گذرے ہیں جو دین کے لئے شہید ہوئے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی ہے کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اسے پانی تک نہ دینے جاوے۔ خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو۔ بعض ملاں ایسے ہیں جنہوں نے صدہا طاعون سے مرے ہوئے مردوں کو غسل دیا ہے اور انہیں کچھ نہیں ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ وبائی ایام میں اتنا لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جاوے لیکن زور شور ہو تو مت بھاگے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 271)

محض للہ مال خرچ کرنا نیکی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

بہت سے دنیادار مختلف اغراض کے پیش نظر یتامیٰ کی پرورش کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اسی طرح مساکین کی حمایت کا دم بھرنے والے دنیادار محض دنیا کی خاطر اپنے مال دیتے ہیں۔ بہت سی پارٹیاں آپ کو انگلستان اور امریکہ میں نظر آئیں گی کہ جنہیں کمزوروں کے ساتھ کوئی محبت اور پیار نہیں ہوتا۔ لیکن اس خیال سے کہ اگر ہم نے ان کو اپنے سینے سے لگایا تو ہمیں سیاسی برتری حاصل ہو جائے گی۔ وہ ان کے لئے دوڑ دھوپ کرتی رہتی ہیں۔ اسی طرح مسافروں پر بھی اپنا پیسہ خرچ کر کے احسان کیا جاتا ہے تاکہ جب وہ اپنے وطن جائیں تو کہیں کہ زید بڑا اچھا بڑا خرچ کرنے والا اور بڑا پیار کرنے والا اور مسافروں کا بڑا خیال رکھنے والا ہے۔ ہم اس کے ہاں گئے تو اس نے ہماری بڑی خاطر کی۔ یہی حال اس خرچ کا ہے جو غلاموں کے لئے کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نیکی نہیں۔ نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے پیسے یا مال (مال کے معنے مملوکہ چیز کے ہیں انسان اپنے نفس کا بھی مالک ہے، اپنی عزت کا بھی مالک ہے اپنے پیسے کا بھی مالک ہے۔ وغیرہ) خرچ کرے تو (-) صرف خدا تعالیٰ کی محبت میں خرچ کرے۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی خوشنودی کے سوا کوئی غرض اسے مدِ نظر نہ ہو، نہ تو اسے عزت کی خواہش ہو نہ وجاہت کی خواہش ہو۔ نہ دنیوی شہرت کی خواہش ہو۔ اور نہ اس کا ذہن فخر و مباہات کے غبار سے آلودہ ہو بلکہ جب بھی اور جو کچھ بھی خرچ کرے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے نتیجہ میں اور اس کی خوشنودی کے حصول اور اس کی رضا کے پانے کے لئے خرچ کرے۔

(از خطبہ 10- جون 1966ء)

اعلان برائے دوکانات

○ صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی دوکانیں واقعہ محلہ دار الرحمت غربی جو احباب کرایہ پر حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواست صدر صاحب محلہ / امیر صاحب کی وساطت سے سفارش کے ساتھ ناظم جائیداد کے نام ارسال فرما دیں شرائط دفتری اوقات میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

(ناظم جائیداد)

درخواست دعا

○ مکرم رحمت اللہ شاکر صاحب سابق مینیجر الفضل سخت بیمار ہیں اور احسان ہسپتال فرید کوٹ روڈ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب آف لیہ سابق امیر ضلع میانوالی و مظفر گڑھ مختصری علالت کے بعد مورخہ 95-11-30 بوقت ایک بجے شب وفات پا گئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے چنانچہ ان کے بیٹے چوہدری مسعود احمد صاحب ایڈووکیٹ نائب امیر لیہ ان کا جسد خاکی ربوہ لائے۔

مورخہ 95-12-1 بعد جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مولانا موصوف نے قبر پر دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ چوہدری صاحب کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم چوہدری پیر محمد جٹ سرا صاحب چک نمبر 6/11-L چیچہ وطنی ضلع ساہیوال مورخہ 4-12-95 کو وفات پا کر اپنے مولا حقیقی کے حضور بعمر 68 سال حاضر ہو گئے۔ تین سال قبل آپ پر فالج کا حملہ ہوا تھا اور صاحب فراش تھے۔

مکرم مربی صاحب نے جنازہ پڑھایا اور چک نمبر 6/11-L کے مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوف مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ نواب شاہ کے ماموں تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

ولادت

○ مکرم کلیم احمد صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 95-12-2 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام حضرت صاحب نے غدیر احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں بھی شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد عالم صاحب (سابق باڈی گارڈ) کارکن وکالت مال ثالث کا پوتا اور مکرم عبداللطیف صاحب دلیاجٹاں میرپور۔ آزاد کشمیر کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

9- فتح 1374 ہش — 9 - دسمبر 1995ء

ماحول کو صاف ستھرا رکھئے

ہر چیز جتنی زیادہ صاف ہو اتنی ہی اچھی لگتی ہے۔ لباس کی طرف جائیں تو صاف ستھرا لباس انسان کے جسم کی زینت بن جاتا ہے۔ اور اس میں نکھار پیدا کر دیتا ہے۔ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ صاف ستھرا لباس انسان کے ذہن پر بھی اثر کرتا ہے۔ اور اگر کسی شخص نے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوں۔ بال اس کے الجھے ہوئے ہوں۔ چہرہ دھلا ہوا نہ ہو تو یقیناً یہ نظارہ دل کو کسی صورت بھی بھا نہیں سکتا۔ دل کو کسی صورت بھی اچھا نہیں لگ سکتا۔ یہی حال شہروں کا ہے۔ گلیاں صاف ہوں۔ سڑکیں صاف ہوں۔ مکان بھی صاف ہوں تو یقیناً اس شہر کی تعریف کی جائے گی اور دل اس کی طرف کھنچا چلا جائے گا۔ شہروں کے صاف ہونے میں صرف گلیوں اور سڑکوں اور بازاروں ہی کا دخل نہیں۔ کیونکہ گلیوں اور سڑکوں اور بازاروں سے زیادہ تعداد میں وہاں مکان پائے جاتے ہیں۔ اگر مکان صاف ہوں تو پھر یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ یہ شہر صاف ہے۔ وہاں گلیاں اور سڑکیں صاف ہوں اور آپ ایک گھر میں داخل ہوں اور وہ گندا نظر آئے۔ وہاں کے بچے بھی گندے مندے ہوں اور بڑوں نے بھی صفائی کا کوئی اہتمام نہ کیا ہوا ہو تو یقیناً اس شہر کا تاثر اچھا نہیں ہو گا۔ پس شہر کے باقی حصوں کو صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی اشد ضرورت ہے کہ گھر صاف ہوں۔ گھروں کے سامنے کا حصہ صاف ہو گھروں کے صحن صاف ہوں۔ گھروں کے کمرے صاف ہوں۔ گھروں میں رہنے والے بچے اور بڑے صاف ستھرا لباس پہنے ہر چیز کو سلیقے سے رکھیں۔ سلیقے سے رکھنے کا یہ مطلب نہیں کہ چیزیں دکان کی طرح سجادی جائیں۔ لیکن یہ تو ہے کہ بکھری پڑی نہ ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ یوں لگے کہ یہاں بھی کوڑا کرکٹ ہے اور وہاں بھی کوڑا کرکٹ ہے۔ یہ فالتو اور غیر ضروری چیز یہاں پڑی ہے اور وہ فالتو اور غیر ضروری چیز وہاں پڑی ہے۔ پس گھر کو صاف ستھرا رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ چیزیں سلیقے سے رکھی ہوئی ہوں۔ اس سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے کہ "عورت کو اپنے گھر میں رہن سہن میں ایسا پیارا بن کر رہنا چاہئے اور ایسا صاف ستھرا پاکیزہ ماحول پیدا کرنا چاہئے کہ صرف خاوند کے لئے زینت کا سامان نہ ہو بلکہ سب عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے وہ گھر جنت نشان بن جائے۔ وہ آئیں اور وہاں تسکین پائیں۔ اور جنت کے نمونے دیکھیں۔ اور گھر معاشرے کا مرکز ہو۔ نہ کہ بیرونی معاشرہ گھروں کا مرکز بن جائے۔" مزید حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"پس اس پہلو سے خواتین کو بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اور صاف ستھرا رہنا چاہئے۔ پاکیزہ رہنا چاہئے۔ گھر سے بدبو کو دور کرنا چاہئے۔ بعض بیچاری غریب عورتیں مجبور ہیں کپڑے بھی زیادہ نہیں ہوتے۔ پھر پیاز کاٹیں کھانا پکائیں۔ اس کی بو بدن میں رچ گئی۔ کپڑوں میں رچ گئی۔ لیکن جو لطیف نظیف طبیعت کی عورتیں ہیں وہ پھر بھی صاف رہتی ہیں۔ اور یہ ہو سکتا ہے غربت حائل نہیں ہو سکتی۔ بعض خواتین کو میں نے دیکھا ہے وہ پیاز کو پانی کے اندر رکھ کر کاٹتی ہیں۔ باہر نہیں کاٹتیں کیونکہ اس سے ایک تو پیاز کے جو بخارات ہیں وہ آنکھوں کو تنگ نہیں کرتے اور آنسو نہیں گرتے آنکھوں میں سوزش نہیں پیدا ہوتی۔ دوسرے اس کی بدبو جسم پر نہیں پھیلتی۔ پانی کے اندر ہی رہ جاتی ہے۔ تو اگر ایک انسان سلیقے سے صاف رہنا چاہے۔ تو غربت میں بھی رہ سکتا ہے۔"

کام کچھ ایسے کرو ہر کام کا اک نام ہو
ابتدا میں انتہا کا اک حسیں پیغام ہو
عزم و ہمت کا تقاضا ہے کہ ہو سعیٔ تمام
زندگی جینا ہو جینے کا نہ یہ الزام ہو

O

قتل گہ سے تا درِ یار گزر ہو کہ نہ ہو
اک بڑا معرکہ درپیش ہے سر ہو کہ نہ ہو

دوستو! آؤ کہ اک حشر بپا کر ڈالیں
پھر کسی سے یہ زمیں زیر و زبر ہو کہ نہ ہو

ہم نہ کیوں آج ہی لے آئیں سوا نیزے پہ مہر
کل نمودار قیامت کی سحر ہو کہ نہ ہو

ہم ہی دے جائیں اسے گھڑ کے نئے شمس و قمر
پھر زمانے میں کوئی اہلِ ہنر ہو کہ نہ ہو

اس نئے شہر میں آ پہنچا ہیں کر دو اعلان
خود بخود سارے حسینوں کو خبر ہو کہ نہ ہو

کششِ ملکِ عدم کھینچے لئے جاتی ہے
ہم ہیں بر وقت رواں عزمِ سفر ہو کہ نہ ہو

آج جی بھر کے میں پی لوں سرِ میخانہ ندیم
کل خدا جانے یہ ساقی کی نظر ہو کہ نہ ہو

دیکھ لے جھانک کے اک بار تبسم کو ذرا
کل ترے کوچے میں یہ خاک بسر ہو کہ نہ ہو

ڈاکٹر عبدالرشید تبسم

ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے

ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمت اخلاق فاضلہ میں سے ہے اور (صاحب ایمان) بڑا بلند ہمت ہوتا ہے اور اسے ہر وقت خدا تعالیٰ کے دین کی نصرت اور تائید کے لئے تیار رہنا چاہئے اور کبھی بزدلی ظاہر نہ کرنی چاہئے۔ بزدلی منافق کا نشان ہے۔۔ صاحب ایمان دلیر اور شجاع ہوتا ہے۔ مگر شجاعت سے یہ مراد نہیں کہ اس میں موقع شناسی نہ ہو۔۔ موقع شناسی کے بغیر جو فعل کیا جاتا ہے وہ تہور ہوتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:-

ایک دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے ساحروں کی دعا ہے جو رہ گئی تھی۔

(-)

اے ہمارے رب ہمیں صبر عطا فرما اور ہمیں (فرمانبردار) ہونے کی حالت میں وفات دینا۔ پہلے یہ مضمون دوسرے رنگ میں گزر چکا ہے۔ مراد یہ ہے کہ چونکہ وہ فرعون کو مخاطب ہو کر چیلنج دے بیٹھے تھے کہ جو عذاب تو دے سکتا ہے ہم کو دے۔ جو ہم سے کرنا چاہتا ہے کر گزر لیکن ہم کسی قیمت پر بھی مرتد نہیں ہوں گے اور جو ایمان اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس سے ہر حالت میں چمٹے رہیں گے۔ یہ ان کا چیلنج تھا فرعون کو۔ لیکن معًا ان کا ذہن اس طرف گیا کہ یہ خدا کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ خواہش ہے۔ ارادے ہیں لیکن انسان کمزور ہے اس لئے اس معاملے میں لازمًا ہمیں خدا سے طاقت مانگنی چاہئے۔ پس ہر وہ (صاحب ایمان) جو نیک ارادے باندھتا ہے اور وقتی طور پر خلوص سے باندھتا ہے جانتا ہے کہ وہ تقویٰ کے ساتھ یہ فیصلے کر رہا ہے اس کے لئے بھی نصیحت ہے کہ دعا سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے ورنہ نیک باتوں کے نیک ارادے جو خلوص کے ساتھ بھی کئے گئے ہوں ضروری نہیں کہ انسان کو ان کے پورا کرنے کی توفیق مل سکے پس آخری بات یہ کہہ دی کہ (-) ہمیں بلانا اس وقت جب کہ ہم تیری نظر میں فرمانبردار ہوں۔

ایک حضرت موسیٰؑ کی مشہور دعا جو دیدار الٰہی کے لئے انہوں نے کی تھی حالانکہ دیدار تو روز ہوتا تھا۔ کچھ اور معنوں میں وہ دیدار چاہتے تھے۔ (-) اور جب وقت مقررہ اور مقررہ جگہ پر موسیٰ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے (-) اور خدا نے ان سے کلام کیا۔ (-) اے میرے خدا ایسا کر کہ میں تجھے دیکھوں اور بہت ہی خوبصورت محاورہ ہے اَرِنی کا مطلب ہے مجھے دکھا۔ انظر کہ میں دیکھوں۔ تو عام بول چال میں ہم یہ کہہ سکیں گے اے اللہ مجھے دکھا تو سہی کہ تو کیسا ہے تاکہ میں تجھے اپنی آنکھوں سے دیکھ تو لوں۔ (-) فرمایا۔ اے موسیٰ! تو ہرگز مجھے نہیں دیکھ سکے گا۔ (-) ہاں تو اس پہاڑ کی طرف دیکھ اگر یہ اپنے مقام پر ٹھہرا رہا پس پھر ممکن ہے تو بھی مجھے دیکھ سکے۔ (-) اور موسیٰ غش کھا کر پچھاڑ کھا کر جا پڑے۔ (-) پس جب آپ کو ہوش آئی تو کہا (-) اے رب تو ہر کمزوری سے پاک ہے۔ (یعنی ایک دعا سے بات شروع ہوئی تھی۔ دعا پر ختم ہو رہی تھی اس لئے پوری آیت پڑھنی پڑی ہے آپ کو بتانے کے لئے کہ بیچ کا مضمون کیا تھا اور آخر پر پھر ایک دعا ہے۔) (-) میں توبہ کرتا ہوں تیری طرف (-) اور میں پہلا (صاحب ایمان) ہوں اس آیت کے ساتھ ایک روایت وابستہ ہے جس نے بعض اشکال بھی پیدا کئے ہیں اور کافی اس پر مفسرین نے احادیث کے ماہرین نے بحثیں کی ہیں۔ روایت یہ ہے کہ قیامت کے دن جب حشر نشر ہوگا اور جب خدا تعالیٰ تجلی فرمائے گا تو سب بے ہوش ہو کر جا پڑیں گے اس وقت سوال یہ ہے کہ پہلے کس کو ہوش آئے گی۔ ایک حدیث ہے کہ حضرت موسیٰ سب سے پہلے ہوش میں آئیں گے اور جب آنحضرت ﷺ دیکھیں گے تو موسیٰ پہلے ہی ہوش میں کھڑے ہوں گے۔ اس کی توجیہ اس حدیث میں یہ بیان ہوئی ہے کہ موسیٰ کو اس سے پہلے اس کا تجربہ ہو چکا ہے وہ تجلی جس کے نتیجہ میں آنًا فانًا انسان ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے۔ اس کا جلوہ اتنا سخت ہے کہ طبیعتیں برداشت نہیں کر سکتیں اس دنیا میں موسیٰ نے مانگ لی تھی اور اس کا تھوڑا سا نمونہ موسیٰ دیکھ چکا ہے۔ پس چونکہ اس میدان کا کھلاڑی رہ چکا ہے اس راہ سے گزر چکا ہے اس لئے جب واقعۃ "قیامت کے دن یہ تجلّی ہوگی تو نسبتًا جلدی افاقہ ہوگا۔ یہ حدیث اس آیت کی روشنی میں اور دوسری متعلقہ آیت کی روشنی میں جس کا میں نے ذکر کیا ہے قابل غور ہے لیکن عموما" آپ کو مفسرین اور ماہرین حدیث کی کتب میں یہی تشریح ملے گی۔ بہرحال یہ جو دعا ہے اس میں ہے (اور میں پہلے ایمان لانے والے لوگوں میں سے ہوں) یہ جو لفظ اول ہے اس سے مراد وقت کے لحاظ سے اول نہیں کیونکہ حضرت موسیٰ سے بہت پہلے اول آچکے ہیں اور آنحضرت ﷺ معنوی لحاظ سے مومنوں میں سے سب سے اول ہیں۔ پس اول اور آخر یہ دونوں لفظ جو (-) (کلام الٰہی) یا احادیث میں ملتے ہیں یہ مرتبے کے لحاظ سے ہیں نہ کہ ظاہری وقت کے لحاظ سے۔ اول جب کہا جاتا ہے تو مراد نمبر میں پہلا ہے۔ جس طرح کوئی امتحان میں فرسٹ آتا ہے اسے اول کہتے ہیں ویسا ہی مضمون ہے۔

ایک دعا قوم میں بچھڑے کو معبود بنانے والوں میں سے ان لوگوں نے کی جو شرمندہ ہوئے تھے اور انہوں نے توبہ کی تھی۔ وہ دعا یہ تھی (-) کہ جب وہ شرمندہ ہو گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ وہ گمراہ ہو گئے تھے تب انہوں نے یہ دعا کی (-) اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ فرمائے گا اور ہماری بخشش نہ فرمائے گا (-) یقینًا ہم بہت گھاٹا پانے والوں میں سے ہوں گے۔

پس دیکھیں ہر موقعے کے لئے' ہر ایسی صورتحال کے لئے جس سے انسان دوچار ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں کوئی نہ کوئی اس پر اطلاق پانے والی دعا ہمیں سکھا دی ہے اور اس لحاظ سے بھی اگر آپ (کلام الٰہی) کی دعاؤں کو ازبر کریں۔ یا پوری یاد نہیں کر سکتے تو کچھ حصہ کبھی کبھی یاد کرتے رہا کریں اور (کلام الٰہی کی) دعاؤں کو ہر مشکل کے وقت دیکھ لیا کریں۔ آپ کو ضرو، کوئی نہ کوئی دعا اپنی صورتحال پر اطلاق پاتی ہوئی ایسی ملے گی جس کو جس طرح وہ دعا کی گئی تھی اسی جذبہ کے ساتھ آپ جب دعا کریں گے تو (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) قبولیت دعا کے عظیم الشان نظارے دیکھیں گے۔

(کلام الٰہی) سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اتنی دعائیں خدا تعالیٰ نے خود سکھائی ہیں کہ اور کسی نبی کے ذکر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے سکھائی ہوئی دعائیں اس کثرت سے نہیں ملتیں۔ ایک موقعہ پر فرمایا۔ (-)

اے میرے بندے تو جب وحی نازل ہوا کرے تو جلدی جلدی اسے دہرانے کی کوشش نہ کیا کر کہ کہیں بھول نہ جائے (-) اور یہ کہا کر کہ اے میرے رب میرا علم بڑھاتا چلا جا۔

اس سے آنحضرت ﷺ کی معصومیت کا بھی پتہ چلتا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلام کو کس طرح دیکھتے تھے اس کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ وحی نازل کرنا بھی خدا کا کام ہے اور وحی کو محفوظ کرنا بھی خدا کا کام ہے۔ مگر جس کو کسی چیز سے بے انتہا محبت ہو اور اسے وہ سنبھالنا چاہے۔ اسے یقین بھی ہو کہ یہ چیز سنبھل جائے گی تب بھی وہ اپنی طرف سے بہت کوشش کرتا ہے اور جلدی جلدی ہاتھ پاؤں مار کر اسے سمیٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس یہ وہ نقشہ ہے جو آنحضرت ﷺ کا کھینچا گیا۔ جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی آپ تیزی کے ساتھ زبان چلاتے تھے اور اس وحی کو دوہراتے چلے جاتے تھے تاکہ کوئی بھی لفظ کوئی نکتہ بھی ادھر سے ادھر نہ ہو۔ تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ فرمایا کہ تجھے یہ محنت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اس عرصہ میں تو یہ دعا کیا کر (-) اے میرے اللہ میرا علم بڑھا۔ اب یہ جو دعا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا جو نظام حفظ تھا وہ عام نظام حفظ جیسا نہیں تھا۔ بلکہ جہاں تک وحی کا تعلق ہے ہو سکتا ہے کہ باقی انبیاء کو بھی یہی امتیاز حاصل ہو کہ وحی اس رنگ میں نازل ہوتی ہے کہ وہ از خود ذہن پر نقش ہو جاتی ہے اور اسے توجہ سے سن کر یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ دعا وہ سکھائی گئی ہے جو بالکل اور ہے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دے۔ آپ کسی کی بات سن رہے ہوں اور کوئی اور بات منہ سے کر رہے ہوں تو جو آپ سن رہے ہیں نہ وہ سمجھ سکتے ہیں نہ اسے یاد کر سکتے ہیں۔ تو وحی کے وقت آنحضرت ﷺ کو یہ دعا سکھایا جانا کہ یہ دعا کیا کرو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی ذہنی کوشش کا وحی کو محفوظ کرنے سے کوئی علاقہ نہیں تھا وہ از خود اترتی تھی اور نقش بن کر' دائمی نقش بن کر جمتی چلی جاتی تھی۔ اور توجہ اس طرف دیتے یا نہ دیتے خدا کی تقدیر نے اس کو بہرحال محفوظ کرنا تھا۔ پس فرمایا کہ فارغ وقت میں یہ کیا کر کہ مجھ سے اور دعائیں مانگا کر اور یہ کہا کر کہ اور بھی علم نازل فرما اور جو علم ہے بجائے اس کے کہ میں اسے کھو دوں میرا علم بڑھا دے کیونکہ جو بات بھول جائے وہ حاصل کیا ہوا علم انسان کھو دیتا ہے۔ تو (میرا علم بڑھا دے) میں یہ بتایا کہ تیرے علم کو کھونے کا تو سوال ہی کوئی نہیں۔ ہم جو ذمہ دار ہو گئے ہیں۔ ہاں تو مزید مانگا کر۔ (-)

اور دعا جو حضرت بانی سلسلہ کو سکھائی گئی وہ بھی آپ کو بتاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ (-) اے میرے اللہ مجھے اشیاء کی حقیقتیں بتا۔ یعنی ان کے اندر جو گہرے راز ہیں وہ سمجھا۔ میں بالعموم (کلام الٰہی) کی اس دعا کے ساتھ اس دعا کو ملا کر کرتا ہوں اور خصوصًا اس وقت جب کہ کسی قسم کی رہنمائی کی خاص ضرورت ہو اور میرا یہ تجربہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے مطالب پر آگاہی فرماتا ہے جس کی طرف انسان کا اپنا ذہن اپنی کوشش سے جا نہیں سکتا۔ (-) تو نہیں ہوتا لیکن اس طرح خدا تعالیٰ نکتے دماغ میں اچانک ڈالتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ پس جماعت کو بھی اس (کلام الٰہی کی) دعا سے استفادہ کرنا چاہئے اور ہمارے طلب علموں کو خاص طور پر اس دعا کو جو چھوٹی سی دعا ہے ایک چھوٹا سا فقرہ ہے۔ (اے میرے رب تو میرے علم کو بڑھا دے) اس کو پڑھتے رہنا چاہئے۔ اس کے نتیجہ میں ان کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول ہوتی رہنی چاہئے کہ اصل علم کلام الٰہی ہے۔ دوسرا دنیا کا جو علم ہے وہ ثانوی علم ہے۔ یہاں (کلام الٰہی) کی وحی سے متعلق علم کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ طالب علم جب یہ دعا مانگیں (-) تو یہ نہ کیا کریں کہ اعلیٰ مضمون کو چھوڑ دیا کریں اور ادنیٰ مضمون کو ذہن میں رکھ کر دعا کیا کریں۔ دعا یہ کیا کریں کہ اے خدا ہم دنیا کے عارضی علوم کی طرف متوجہ ہیں۔ یہ مجبوریاں ہیں۔ (-)

اس کے ساتھ ساتھ میں نے وہ جگہیں بھی درج کروالی ہیں جہاں ان کو اپنی ترتیب کے لحاظ سے بیٹھنا چاہئے تھا۔ مگر اس وقت میں چھوڑتا گیا ہوں لیکن جب یہ خطبہ ضبط تحریر میں آئے گا تو کاتب وہ ذکر بھی کردے گا یا ان کو اٹھا کر وہیں لے جائے گا جہاں ان کو ہونا چاہئے۔ یعنی جب یہ سلسلہ خطبات اکٹھا شائع ہوگا تو آج جو ان آیات سے متعلق گفتگو ہوئی ہے ان کو ہم اصل مقام پر لے جائیں گے۔ تو جو لوگ سن رہے ہیں وہ بعد میں خیال نہ کریں کہ غلطی ہو گئی ہے۔ بالارادہ ایسا کیا جائے گا۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص 336 تا 341)

جو قربانی خدا کیلئے کی جائے وہ ہرگز ضائع نہیں جاتی بلکہ اس سے ہمیشہ کی بقا حاصل ہو جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر حبیب اللہ خان

ہمارا سورج

ہیئت دانوں کے سامنے تحقیقی مسائل کی کوئی کمی نہیں۔ سورج جو کہ ہماری زمین سے قریب ترین اور روشن ترین ستارہ ہے لمبے عرصہ سے اس کی دلچسپی کا مرکز رہا ہے کیونکہ اس زمین پر ہماری زندگی اور بقا کا دارومدار ہی اس روشنی اور حرارت پر ہے جو اس خلائی بھٹی سے مسلسل خارج ہو رہی ہے۔ اگرچہ اس سے متعلق بہت سے مسائل پردہ راز میں ہیں لیکن ہیئت دانوں نے اس کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل کرلی ہیں۔ سورج کے مطالعہ سے سائنسدانوں کو دوسرے ستاروں کی نوعیت کے بارے میں بھی کافی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ یہ ستارے بھی درحقیقت سورج ہیں جن میں سے بعض ہمارے سورج سے زیادہ روشن ہیں اور بعض کم۔

جب ہم دھوپ میں بیٹھ کر اپنے جسم کو گرماتے ہیں تو درحقیقت ہم یہ گرمی گیس کے ایک گولے سے حاصل کرتے ہیں جو بے انتہا گرم ہے۔ جس کا قطر 8 لاکھ 69 ہزار میل ہے اور ہم سے قریباً (93 ملین میل) نو کروڑ 30 لاکھ میل دور ہے۔ وہ جسامت میں زمین سے تین لاکھ تیس ہزار گنا بڑا ہے اور اس کی طاقتور کشش ثقل (Gravitational Force) زمین کو اپنے مدار پر قائم رکھتی ہے۔ چونکہ سورج کا درجہ حرارت بیحد بلند ہے اس لئے اس میں کوئی چیز ٹھوس شکل میں نہیں۔ اس کی سطح جو ہمیں نظر آتی ہے اور جہاں سے شعاعیں باہر نکلتی ہیں وہ شمسی فضا (Photosphere) کہلاتا ہے۔ اندازہ ہے کہ اس کا درجہ حرات دس ہزار فارن ہیٹ ہے لیکن یہ تپش اس کے اندرونی حصہ کے مقابلہ میں کچھ ایسی ہے جیسے زمین پر قطبین کی حالت ہے کہ وہ زمین کے سب سے سرد حصے ہیں۔ اندرونی حصہ کی گرمی کا اندازہ 10 سے 14 ملین درجہ فارن ہیٹ (CF°) ہے۔ ابھی حال ہی میں پتہ لگا ہے کہ وہ ناقابل یقین حد یعنی 180 ملین F° کو پہنچ جاتا ہے۔ یہ نیا اندازہ بہت بلندی تک جانے والے (Nike Asp) راکٹوں کے ذریعہ حاصل ہوا ہے جن پر حرارت کی پیمائش کے آلات نصب کردیئے گئے تھے۔

سورج کی روشنی کو زمین تک پہنچنے میں قریباً 8 منٹ لگتے ہیں۔ اس کی روشنی اتنی تیز ہے کہ ننگی آنکھ سے اس کو دیکھا نہیں جاسکتا۔ ایک ماہر کے مطابق اس کی سطح ہر مربع انچ جگہ 3 لاکھ Candle Power کے برابر ہے۔ ایسی چندھیا دینے والی چمک نے ہیئت دانوں کو مجبور کیا ہے کہ وہ اس کے مطالعہ کے لئے خصوصی طریقے استعمال کریں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ اس کی روشنی کو دوربین کے تکبیری عدسہ میں سے گزار کر سفید پردہ پر ڈالیں اور آنکھ کو نقصان پہنچائے بغیر اس کا مطالعہ کرسکیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سورج کی تصویر لی جائے جسے جب چاہیں اور جہاں چاہیں دیکھ سکتے اور ریکارڈ تیار کرسکتے ہیں۔ تیسرا طریقہ سپیکٹروسکوپ (Spectroscope) کے استعمال کا ہے۔ جیسا کہ ذکر ہوا اس آلہ کے ذریعہ سورج کی روشنی پھٹ کر قوس قزح (دھنک) کے 7 رنگوں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس طریق پر معلوم ہوا کہ سورج کا 90 فیصد حصہ ہائیڈروجن پر مشتمل ہے۔ کائنات میں یہ عنصر ہر جگہ موجود ہے۔ اور اسے کائنات کی ساخت میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

سورج میں توانائی عام احتراق (جلنے) کے عمل سے جو ہماری زمین پر اکثر ہوتا ہے بالکل مختلف ہے۔ سورج میں جو بائلر (Boiler) کام کر رہا ہے اس کے لئے جوہری تعاملات ایندھن مہیا کرتے ہیں۔ ان تعاملات کے دوران حراری' مرکزائی گداز (Thermo Nuclear Fusion) کے نتیجہ میں ہائیڈروجن ہیلیم (He) میں تبدیل ہوتی ہے اور یہ عمل مسلسل اور فوری رنگ میں ہو رہا ہے۔ گداخت کا یہ عمل انشقاق کے عمل سے بالکل الٹ ہے جس میں جوہر کے پھٹنے سے توانائی پیدا ہوتی ہے۔ انسان انشقاق کے عمل کو جاری کرنے اور اس پر قابو رکھنے میں کامیاب ہو چکا ہے لیکن گداخت (فیوژن Fusion) کا عمل جس عمدگی سے سورج میں ہو رہا ہے اس کی ہو بہو نقل اتارنے سے متعلق مساعی جاری ہیں اس وقت تک انسان اس عمل کو بڑے محدود پیمانے یعنی ہائیڈروجن بم کی شکل میں جاری کرنے میں کامیاب ہوا ہے لیکن اس کو پورے طور پر منضبط کرنے میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔ سائنسدانوں کا اندازہ ہے کہ ہر سیکنڈ میں چھ سو (600) ملین ٹن ہائیڈروجن سے 596 ملین ٹن ہیلیم پیدا ہو رہی ہے اور چار ملین ٹن ہائیڈروجن فوری توانائی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ عظیم تغیر گزشتہ چھ بلین سال سے متواتر اور مسلسل ہو رہا ہے۔ کائناتی لحاظ سے بھی یہ بہت بڑا عرصہ ہے تاہم اس امر کے خوف کی کوئی وجہ نہیں کہ سورج جلد جل کر ختم ہو جائے گا۔ تازہ ترین اندازے کے مطابق اس میں جو ہائیڈروجنی ایندھن موجود ہے اس کا صرف ایک چوتھائی (1/4) حصہ اب تک صرف ہوا ہے اور یہ شمسی بھٹی کئی ملین سال مزید دھکتی رہے گی۔ پھر یہ امکان بھی ہے کہ سورج میں ہائیڈروجن کا ذخیرہ دوبارہ جمع ہو جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہکشاں کے باقی حصوں کی طرح وہ بھی خلا میں مصروف سفر ہیں اور اس امر کا امکان ہے کہ وہ ہائیڈروجن کے کسی اور دخانی ذخیرے کو اپنے اندر جذب کر لے۔

سورج کے بارے میں جو سولات کئے جاتے ہیں ان میں سے زیادہ دلچسپ اور قابل توجہ یہ سوال ہے کہ وہ کیوں کر معرض وجود میں آیا۔ اس بارے میں کائنات کے دوسرے رازوں کی طرح بہت سے نظریات پیش کئے گئے ہیں ان نظریات میں سے سب سے زیادہ قرین قیاس اور مقبول نظریہ یہ ہے کہ سورج اپنے ابتدائی دور میں گیس اور کائناتی گرد کا ایک عظیم دخان تھا جو خلا میں کہکشاں کے کنارے کے قریب بلینوں میل تک پھیلا ہوا تھا۔ ہیئت دانوں نے یہ نظریہ نئے ستاروں کے جنم لینے اور قدیم ستاروں کے فنا ہونے کے عمل کے مطالعہ سے اخذ کیا ہے۔ ابتدا میں اس دخان کا درجہ حرارت منفی تین سو فارن ہیٹ (F-300) تھا۔ زمانہ کے گزرنے کے ساتھ یہ دخان دبنے اور سکڑنے لگا۔ یہ سکڑاؤ تجاذبی قوتوں کے زیر اثر پیدا ہوا اور اس کے نتیجہ میں اس کا اندرونی حصہ گرم ہونے لگا۔ جب یہ حرارت 15 ہزار درجہ کو پہنچ گئی تو اس میں موجودہ تمام ٹھوس مادہ گیس کی شکل اختیار کرگیا اور اس دوران اس نے ایک عظیم کرہ کی سی شکل اختیار کرنی شروع کی جس کا اندرونی حصہ گرم اور بیرونی حصہ تاریک اور سرد تھا۔ جس قدر اس کا اندرونی دباؤ بڑھتا گیا اسی قدر درجہ حرارت میں اضافہ ہوتا گیا۔ جب یہ حرارت ایک لاکھ درجہ کو پہنچ گئی تو اس میں سرخ دمک پیدا ہو گئی اور بڑے پیچیدہ کیمیائی تغیرات واقع ہونے لگے۔ قریباً 100 ملین سال تک اس طرح ترقی کرنے کے بعد سورج کا حجم اپنی موجودہ صورت سے کسی قدر بڑا رہ گیا۔ اس عرصہ کے اختتام پر اس کی اندرونی حرارت کئی ملین درجہ تک پہنچ گئی اور اس کے اندر مرکزائی تعاملات کا سلسلہ شروع ہو گیا جس کے نتیجہ میں وہ کائنات کے اندر ایک بہت بڑے توانائی کے مرکز میں تبدیل ہو گیا۔ پھر اور کئی ملین سال گزرے اس کے بعد سورج اپنی موجودہ چمک دمک اور موجودہ حجم کو پہنچا۔ اکثر ستارے اسی طرح تدریجی دور سے گزر کر بنے ہیں جس طرح سورج بنا ہے۔

ہیئت دانوں کا خیال ہے کہ سورج کا خاتمہ بھی اسی طرح دلچسپ طریق پر ہو گا یہ کہ اپنی حیات بخش توانائی اسی طرح اور 4 تا 6 بلین سال تک پہنچاتا رہے گا۔ اس دوران اس کی چمک دمک رفتہ رفتہ کم اور اس کا وجود گھٹتا چلا جائے گا۔ جوں جوں سورج رفتہ رفتہ اپنے مرکزائی ایندھن کو جلاتا چلا جائے گا اس کے حجم میں اضافہ ہونے لگے گا۔ وہ اور زیادہ چمکدار ہو جائے گا اور اس کا رنگ زیادہ سرخ ہونے لگے گا۔ اس میں سے حراری توانائی کا اخراج اس قدر بڑھ جائے گا کہ زمین پر ہر چیز بلین سال میں 10 درجہ زیادہ گرم ہو جایا کرے گی اور یہ عمل جاری رہے گا یہاں تک کہ زمین کی سطح کا درجہ حرارت ایک ہزار فارن ہیٹ تک پہنچ جائے گا۔ سمندروں کا پانی درجہ کھولاؤ تک پہنچ جائے اور دخان بن کر اڑ جائے گا۔ اس حالت کو پہنچنے سے قبل ہی زمین پر سے زندگی کے آثار ختم ہو چکے ہوں گے۔

سورج کے بارے ابھی کئی دلچسپ امور ہیں جن کی ابھی تک وضاحت نہیں ہوئی۔ ان میں سے سب سے زیادہ معروف بات وہ سیاہ دھبے ہیں جو وقتاً فوقتاً سورج کی سطح پر نمودار ہوتے رہتے ہیں۔ جب سورج پر دھبوں کے نمودار ہونے کا وقت قریب آتا ہے تو وہ بیشتر صورتوں میں قبل از وقت اس کی اطلاع دے دیتا ہے۔ اس ہیجان کے پیدا ہونے سے کئی روز قبل سورج کی سطح پر اور اس کے کناروں پر عظیم طوفانی شعلے نمودار ہوتے ہیں جو خلا میں لاکھوں میل تک ناقابل یقین تیزی کے ساتھ پھیل جاتے ہیں۔ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ شمسی داغ نمودار ہونے والے ہیں۔ 23 فروری 1995ء کو اس قسم کے طوفانی شعلوں کا ایک غیر معمولی نظارہ دیکھا گیا۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے یہ تصور کیجئے کہ 10 کروڑ ہائیڈروجن بم وقت واحد میں پھٹ رہے ہیں۔ ان تمام بموں کی جو مجموعی طاقت ہوگی وہ ان شمسی شعلوں کے برابری کرسکتی ہے جو اس خاص موقعہ پر نمودار ہوئے۔ یہ کیفیت متواتر 18 گھنٹے جاری رہی اندازہ ہے کہ اس دوران قریباً ایک بلین ٹن شمسی گیسیس جن میں زیادہ تر ہائیڈروجن ہوتی ہے 700 میل فی ثانیہ کی رفتار سے خلا میں خارج ہوتی رہیں۔ جب سورج میں یہ ہیجان پیدا ہوتے ہیں تو بالائے بنفشی شعاعیں اور برقائے ہوئے ذرات خارج ہوتے ہیں اور ریڈیو اور ٹیلیفون کے ذریعہ مواصلات میں بڑی گڑبڑ پیدا ہوتی ہے۔ انہیں مقناطیسی قوتوں کی وجہ سے قطبین پر وہ کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کو (Aurora) ارورا کہتے ہیں۔ جب سورج کو کامل گرہن لگتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی سطح سے ہزاروں لاکھوں میل دور تک شعلے اطراف میں پھیلتے چلے جاتے ہیں اور ان سے بہت بڑی مقدار میں توانائی خارج ہوتی ہے۔ کامل گرہن بہت کم واقع ہوتا ہے اور صرف 8 منٹ تک رہتا ہے۔ وہ جہاں سے بھی دکھائی دے وہاں سائنسدان اپنے آلات لے کر جن میں برقی کیمرے بھی ہوتے ہیں پہنچ جاتے ہیں اور اس موقعہ سے پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ نظام شمسی کے ارکان کا فاصلہ زمین سے درج ذیل ہے۔ مرکری 4 کروڑ 15 لاکھ میل۔ وینس 6 کروڑ 80 لاکھ میل زمین 9 کروڑ 45 لاکھ میل مریخ 15 کروڑ 50 لاکھ میل۔ سیٹرن ایک ارب میل۔ یورے نس دو ارب میل۔ پلوٹو 3۔ ارب 50 کروڑ میل۔

انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ انسان کے ذاتی اخلاق ہوتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ

ستارہ مظفر اپنی کتاب ہراول دستہ میں محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ کے متعلق مزید کہتی ہیں:-

دارالخواتین کی خدمت جماعت احمدیہ کے وہ مرد جو ربوہ آباد ہونے پر قادیان کی حفاظت کے لئے قادیان میں رہے- ان کی بیویوں اور بچوں کی دیکھ بھال اور رہائش کے لئے ربوہ میں دارالخواتین بنایا گیا- اس کی نگرانی کی ذمہ داری ادا کرنے والی خواتین میں سے ایک آپ بھی تھیں-

تربیتی تعلیم کلاس 1958ء تا 1961ء اور 1965ء میں ربوہ میں لجنہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی تعلیم کلاس کو محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے بھی پڑھایا-

جون 1962ء میں لجنہ لاہور کے زیر انتظام تربیتی کلاس منعقد ہوئی تو مرکز سے جانے والی نمائندگان میں آپ بھی شامل تھیں- آپ نے کلاس میں تقاریر بھی کیں دوران سال کئی اور جگہوں پر بھی گئیں 1966ء میں لجنہ فیصل آباد کی تربیتی کلاس میں شرکت کی-

خدمت خلق آپ خدمت خلق کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتی رہیں- اگر آپ کو معلوم ہو جاتا کہ کوئی ضرورت مند ہے تو آپ صاحب استطاعت لوگوں کو تحریک کرکے اس کی مدد کر دیتیں- لجنہ کی طرف سے مستحقین کے لئے لحاف بنانے ہوتے یا عید کے موقعہ پر کپڑے تقسیم کرنے ہوتے تو کپڑا خرید کر لانے کی ذمہ داری آپ کے سپرد ہوتی- جسے آپ احسن طور پر ادا کرتی رہیں- یہ خدمت اس وقت تک جاری رہی جب تک چلنے پھرنے کے قابل رہیں-

نگران سٹور لجنہ اماء اللہ 9- اکتوبر 1956ء کو حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام قائم کردہ جنرل سٹور کا افتتاح فرمایا- یہ سٹور محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کامیابی سے چلاتی رہیں- اور ہر سال حصہ داران میں معقول منافع تقسیم کر دیا جاتا رہا- 1972ء میں استانی صاحبہ کی صحت کی خرابی کے باعث یہ سٹور بند کر دیا گیا-

لجنہ مرکزیہ کی خدمات بطور عہدہ دار لجنہ کی ابتدا سے لے کر 1961ء تک سیکرٹری مال رہیں- 1936ء میں منتظمہ بیعت مقرر ہوئیں جب تک صحت رہی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مستورات کی بیعت کروانے کا انتظام آپ کے سپرد رہا- قادیان کے محلہ دارالفضل میں بھی کام کیا- اور سٹور بھی چلایا- 1956ء میں نائب صدر لجنہ مرکزیہ کے فرائض ادا کئے-

لجنہ مرکزیہ کی انسپکٹریس 23- مئی 1956ء کو لجنہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا کہ چونکہ محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ نصرت گرلز سکول سے ریٹائر ہو چکی ہیں اس لئے انہیں لجنہ مرکزیہ کی انسپکٹریس کے عہدے پر باقاعدہ تنخواہ دار کارکن کی حیثیت سے مقرر کیا جائے- چنانچہ اس عہدے پر آپ کی تقرری عمل میں آئی- اور آپ بطور انسپکٹریس مختلف مقامات کی لجنہ میں معائنہ اور دورہ کے لئے جانے لگیں- اپنے دورہ میں آپ نئی لجنات بھی قائم کرتی رہیں- ریکارڈ میں جن جگہوں کا نام اور تعداد لکھی ہے اس کے مطابق آپ نے 192 دورے کئے سات جگہ نئی لجنہ قائم کی- دورے کے لئے جن مقامات پر آپ جاتی رہیں ان میں کراچی- سرگودھا- ضلع فیصل آباد- ضلع گوجرانوالہ- ضلع جہلم- ضلع جھنگ- ضلع سیالکوٹ- ضلع ساہیوال- صوبہ سندھ پشاور- لاہور اور بہت سے دیہات شامل ہیں- اس کے علاوہ بہت سے دوروں کا صرف ذکر ہے مقام اور تعداد کا تعین نہیں- یعنی اس وقت کی ضرورت کے مطابق آپ ہر جگہ جاتی رہیں- بعض دفعہ لجنہ مرکزیہ کی نمائندہ کے طور پر بھی جاتی رہیں- سالانہ اجتماعوں میں مرکز کی نمائندگی بھی کی- آپ دورہ کے دوران حسابات کی چیکنگ کرتیں- حساب رکھنے کا طریقہ سکھاتیں- تقریروں سے بیداری پیدا کرنے کی کوشش کرتیں- لجنہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتیں- ترجمہ کلام الٰہی سیکھنے سکھانے کی طرف توجہ دلاتیں- مختلف شہروں میں جا کر حلقہ جات کے دورے کرتیں- عہدے داروں کے انتخاب کرواتیں- غرض انتہائی خلوص کے ساتھ دورے کا حق ادا کرتیں-

لجنہ کراچی کی خدمات قیام پاکستان کے وقت آپ قادیان سے ترک وطن کرکے اپنی بیٹی کے پاس کراچی چلی گئیں- کراچی پہنچ کر آپ نے لجنہ کراچی کی تنظیم کی- تقسیم ملک کی وجہ سے بہت سی خواتین ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آکر کراچی بھی پہنچیں تو وہاں احمدی خواتین کی تعداد پہلے کی نسبت نمایاں زیادہ ہو چکی تھی- چنانچہ 17- ستمبر 1947ء کو محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کی زیر صدارت بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر ایک جلسہ ہوا جس میں نئے انتخابات ہوئے- محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ کو صدر منتخب کیا گیا- اور بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب نائب صدر مقرر ہوئیں-

محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ عارضی طور پر کراچی میں مقیم تھیں اس لئے استانی جی کی نگرانی میں بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب نے کام سیکھا اور استانی جی صاحبہ نے نہایت شفقت سے لجنہ کراچی کی تربیت اور رہنمائی فرمائی-

20- فروری 1948ء کو لجنہ کراچی نے آپ کی زیر صدارت جلسہ (امام جماعت ثانی) منعقد کیا- 25- اپریل 1949ء کو ربوہ میں نصرت گرلز سکول کا اجرا ہوا تو آپ کراچی سے تعلیم دینے کے لئے پھر حاضر ہو گئیں اس کے بعد وقتاً فوقتاً کراچی جاتی رہیں- مثلاً 22- نومبر 1956ء کو لجنہ کراچی کا دورہ کرنے اور ان کے پہلے سالانہ اجتماع میں شمولیت کی غرض سے بطور نمائندہ تشریف لے گئیں- 2- دسمبر 1956ء کو لجنہ کراچی کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا تو آپ نے مرکزی نمائندہ کے طور پر اس جلسے میں شرکت کی- 17- نومبر 1957ء کے لجنہ کراچی کے دوسرے جلسہ سالانہ اور نومبر 1958ء میں تیسرے جلسہ سالانہ میں بطور نمائندہ شرکت کی- آپ خطاب بھی فرماتیں- سندات تقسیم کرتیں- تیسرے جلسے میں کئی دن ٹھہر کراچی کے حلقہ جات کا دورہ کیا- حسابات کی چیکنگ کی اور ان کی تنظیم کے سلسلے میں بہت محنت کی- 62-1961ء میں بھی کراچی کے دورے پر تشریف لے گئیں لجنہ اور ناصرات کے سالانہ اجتماعوں میں شرکت کی-

اس کے بعد آپ کی صحت کمزور ہونے لگی لجنہ مرکزیہ نے آپ کی کمزور صحت کی وجہ سے مرد انسپکٹر رکھا- دورے کروائے مگر وہ فائدہ نہ حاصل ہو سکا جو استانی صاحبہ ایک عورت ہونے کے ناطے عورتوں کے مسائل کو بہتر طور پر سمجھ کر حل کرتی تھیں اور لجنہ کو جو فائدہ آپ کے دوروں سے ہوا وہ کسی مرد کے ذریعے حاصل نہ ہو سکا- اس کے بعد وقتاً فوقتاً آپ کے دوروں کا سلسلہ جاری رہا-

31- مئی 1950ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دفتر کی بنیاد رکھنے کے موقعہ پر آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی (رفیق) بزرگ خاتون اور لجنہ کی کارکن ہونے کی حیثیت سے دعا کے ساتھ بنیاد میں اینٹ رکھی-

لجنہ مرکزیہ کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے کی خوشی میں جشن پنجاہ سالہ کے موقعہ پر دس سال یا اس سے زیادہ عرصہ لجنہ کا کام کرنے پر کارکنات کو اسناد خوشنودی دی گئیں تو آپ کا نام سرفہرست تھا-

صحت خراب ہونے کے باعث آپ کے پاس کوئی عہدہ نہ رہا- سٹور بھی بند ہو گیا تو پھر بھی آپ کوئی نہ کوئی کام کرتی ہی رہتیں- آنے جانے والوں کو چندوں کی ادائیگی کی یک طرفہ توجہ دلا دیتیں- صبح کا وقت دفتر لجنہ میں گذارتیں- بچیوں کو کلام الٰہی پڑھاتیں- ربوہ کے اکثر جلسے آپ کی صدارت میں ہوتے-

آپ نے حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر 1922ء میں کئے گئے عہد کو ہر ممکن طریق پر نبھایا اور بنیادی ممبر لجنہ ہونے کا حق ادا کر دیا اور 19-

باقی صفحہ 6 پر

ہماری تاریخ

دی ٹروتھ کے 24- جنوری 1958ء کے شمارے کے صفحہ اول پر حضرت ملک عبدالرحمان صاحب خادم کے سانحہ ارتحال کی خبر درج ہے- محترم ملک عبدالرحمان صاحب خادم جن کی عمر 47 سال تھی اور جو کچھ عرصے سے بیمار چلے آ رہے تھے- 31- دسمبر 1957ء کو وفات پا گئے- ہم اللہ ہی کے ہیں.......... حضرت خادم صاحب جماعت کے ان افراد میں سے تھے- جو ہندوستان اور پاکستان کے برصغیر میں بہت زیادہ معروف تھے- آپ کو بچپن ہی سے مذہبی تعلیم کا شوق تھا- اور آپ نے اسی شوق کو ساری عمر جاری رکھا- غیر از جماعت دوستوں سے گفتگو کے لئے آپ اکثر موجود پائے جاتے تھے اور نہایت موثر طریق پر گفتگو فرماتے تھے- بطور ایک وکیل کے بار میں آپ کی رائے کی بڑی قدر کی جاتی تھی- 1953ء کی پنجاب کے فسادات کی انکوائری کے موقعہ پر آپ نے جو کردار ادا کیا اس کے لئے جسٹس ایم- منیر اور جسٹس ایم- آر- کیانی- نے اپنی داد و تحسین ان پر نچھاور کی- آپ کی تصنیفات میں سے سب سے زیادہ اہم احمدیہ پاکٹ بک ہے- جس میں صحائف آسمانی اور دیگر کتب کے بے شمار حوالے درج ہیں- یہ کتاب ہمیشہ آپ کی نہایت اچھی یادگار ثابت ہو گی- اس کتاب کے ذریعے احمدیہ جماعت کے افراد نے احمدیت اور دیگر مذاہب کو سمجھنے میں خاصی مدد حاصل کی ہے-

حضرت خادم صاحب 31- دسمبر 1957ء کو وفات پا کر بہشتی مقبرہ کے اس قطعہ خاص میں مدفون ہوئے جو رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور سلسلے کی نمایاں خدمات کرنے والوں کے لئے مخصوص ہے- اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے-

---

اخبار دی ٹروتھ کے 30- ستمبر 1960ء کے پرچے میں آرچ بشپ آف کنٹربری کے انگلستان سے نائیجیریا آنے کی خبر کے سلسلہ میں لیمبتھ پیلس کے سینئر چیپلن کا ایک خط شائع ہوا- اس خط میں سینئر چیپلن نے کہا کہ میں آپ کے مکتوب کا جو آپ نے آرچ بشپ کو 25- اگست کو لکھا تھا شکریہ ادا کرتا ہوں اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ بشپ آف لیگوس کے چیپلن مسٹر فاؤلر سے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر

دیوارِ برلن کا انہدام

جنگ عظیم دوم میں جرمنی کے دارالخلافہ برلن پر طرفین نے زبردست بمباری کرکے اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ 2۔ مئی 1945ء میں جنگ کے خاتمہ پر جب صلح نامہ لکھا گیا تو برلن کے حصے بخرے کردیئے گئے۔ مشرقی حصہ روس کو ملا اور مغربی حصہ کے برٹش' امریکن اور فرنچ زون بنا دیئے گئے۔ 13۔ اگست 1961ء کو روسیوں نے اپنے علاقہ کے اردگرد کئی فٹ اونچی پکی دیوار بنادی اس طرح برلن دنیا کا واحد شہر ہے جو دیوار کے ذریعہ تقسیم کیا گیا (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا جلد دوم) اس عاجز کو بھی اگست 1976ء میں سیرالیون سے واپسی پر اسے دیکھنے کا موقع ملا۔ دیوار برلن اس آہنی پردے (Iron Curtain) کا ظاہری نشان تھا جو اشتراکی لوگوں کو دوسروں سے میل ملاپ سے روکتا تھا۔ 1963ء میں اقوام متحدہ کے صدر سر محمد ظفراللہ خان صاحب روس کے دورہ پر گئے تو سب سے بڑے روسی لیڈر مسٹر خروشیف سے ملنے کریملین گئے دونوں کی گفتگو اس مسئلہ پر یوں ہوئی۔

ظفراللہ:۔ جناب صدر وزارت! آج دنیا میں دو ہی شخص ایسے ہیں جن کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ وہ امن عالم کو اپنی مٹھیوں میں تھامے ہوئے ہیں ان دو میں سے ایک آپ ہیں۔ کیا میں دریافت کرسکتا ہوں کہ امن عالم کے برقرار رکھنے کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟

مسٹر خروشیف:۔ اس وقت امن عالم کے لئے سب سے مشکل اور پیچیدہ مسئلہ مشرقی جرمنی کا ہے اگر وہ مناسب طریق سے سلجھایا جاسکے تو امن عالم کے رستے کی سب سے بڑی رکاوٹ دور ہوجائے گی۔

(تحدیث نعمت)

چنانچہ اس کی تصدیق 28۔ سال بعد 10۔ نومبر 1989ء کے واقعات نے کردی کہ واقعی یہی مسئلہ امن عالم کے لئے اہم تھا۔ مشرقی جرمنی میں ایگن گریز انتخابات کے ذریعے عہدہ صدارت پر فائز ہوئے۔ ایگن گریز دوسری عالمی جنگ کے بعد سے لے کر اب تک چوتھے صدر نامزد ہوئے۔ نئے صدر نے آتے ہی عوامی ردعمل کے محرکات کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ حکومت اپوزیشن کے لیڈروں سے مذاکرات کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔ اس کے دو محرکات تھے۔

1۔ اندرونی محاذ جو کہ طویل آمریت کی وجہ سے قائم ہوا تھا اس میں شدت آچکی تھی۔

2۔ حکومت کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں سے تنگ آکر عوام سڑکوں پر نکل آئے تھے۔

مذاکرات کے بعد مشرقی جرمنی کے نئے صدر ایگن گریز نے برلن کے دونوں حصوں میں آمدورفت کی پابندیوں ختم کرکے پوری دنیا کو ایک خوشگوار حیرت میں مبتلا کردیا۔ مشرقی برلن میں 52 سالہ صدر ایگن گریز کا اعلان جنگل میں آگ کی طرح پھیل گیا اور یہ محض لمحوں کی بات تھی جب مشرقی اور مغربی برلن کے ہر شہری کو جیسے صرف ایک ہی بات سمجھ آئی ہو جمعہ 10۔ نومبر 1989ء کو ہر کسی کے ہاتھ میں لوہے کا ڈنڈا تھا جس سے دیوار برلن کے وجود کو ختم کرکے اسے کئی مقامات سے آزادانہ آمدورفت کے لئے کھول دیا گیا اور لوگوں نے ہتھوڑوں اور کلہاڑیوں سے اسے توڑنا شروع کردیا۔ چالیس سال کے بعد اس بات نے دنیا میں تہلکہ مچادیا ہے۔ یہ تو شاید کبھی نہیں سنا گیا تھا کہ دیواریں بھی نیلام ہوتی ہیں لیکن اب ایک امریکن نے کہا کہ اگر یہ دیوار مجھے دے دی جائے تو میں پانچ کروڑ ڈالر دینے کے لئے تیار ہوں۔

(الفضل)

چند ہفتے پہلے جب یہ دیوار گری تو دوسری طرف سے پونے دو کروڑ کی آبادی میں سے (30) لاکھ افراد مغرب کی طرف امڈ پڑے۔ یہ لوگ اپنی آزادی پر ناچ رہے تھے اور خوشیوں' مسرتوں کے ترانے گارہے تھے وہ اپنی آزادی پر بے حد خوش ہوئے اور کئی سالوں کے بعد انہوں نے باہر کے منظر کو بچشم خود دیکھا اور وہ لوگ جو گذشتہ 28 سال کی لمبی سرد جنگ (Cold War) میں ایک دوسرے سے الگ رہے وہ ہر طرف یہ ترانہ گارہے تھے۔

Such Beautiful Day Should Last For Ever

(رسالہ نیوزویک 20۔ نومبر 1989ء)

"کہ ایسا خوبصورت خوشی کا دن تو ہمیشہ رہنا چاہئے" اور اس تیزی سے اس دیوار کا نام و نشان مٹادیا گیا کہ لوگ حیران رہ گئے۔ ان کے خواب وخیال میں بھی نہیں تھا کہ دنیا کا یہ آٹھواں عجوبہ اس طرح ختم کردیا جائے گا۔ بلکہ امریکن رسالہ TIME نے بھی اسے Wall of Shame کا نام دیا تھا اور یہ لکھا کہ "اچھا ہوا یہ ختم ہوگئی"

صدی کا اہم ترین واقعہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد نے فرمایا "گزشتہ سال ایک خطبے میں میں نے دیوار برلن کے گرنے کا ذکر کیا تھا اور یہ بتایا تھا کہ اس صدی کے اہم ترین واقعات میں سے ایک یہ واقعہ ہے اور بلاشبہ سال 1989ء میں ہونے والی تمام واقعات میں سب سے زیادہ اہم یہ واقعہ تھا چنانچہ تمام دنیا کے اخبارات میں اس روز یعنی دوسرے روز جب یہ واقعہ ہوا ہے' رات کو واقعہ ہوا صبح دوسرے دن یہی شہ سرخیاں لگیں اور سب سے زیادہ اہم اس بات کو قرار دیا گیا کہ دیوار برلن گر گئی ہے۔

"Friday The 10th" کا نشان

"جس دن یہ دیوار گرائی گئی ہے سورج غروب ہوچکا تھا اور اگلے دن کی رات چڑھ چکی تھی۔ (دینی) حساب سے گویا ان کی تاریخ سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ختم تھی اور ایک نئے دن کی رات طلوع ہوئی تھی۔ جہاں تک انگریزی کیلنڈر کا تعلق ہے نیا دن رات کے بارہ بجے شروع ہوا اور پھر وہ اگلے دن رات کے بارہ بجے تک جاری رہا۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ وہ 10۔ تاریخ تھی اور جمعہ کا دن تھا اور جتنے اخبارات میں دنیا میں یہ خبریں شائع ہوئیں ان پر "Friday The 10th" کا عنوان لگا ہوا تھا۔ ڈیٹ لائن اس کی یہی بنتی ہے اور دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ یہ وہ فرائیڈے ہے جب سے........ کشفاً مجھے یہ واقعہ دکھایا تھا پہلا فرائیڈے جو دینی مہینے کے لحاظ سے بھی اور انگریزی مہینے کے لحاظ سے بھی فرائیڈے دی ٹینتھ کہلا سکتا ہے اور پوری طرح یہ دونوں تاریخیں ایک دوسرے کے ساتھ منطبق ہوگئی تھیں تو اول تو انگریزی تاریخوں کا (دینی) تاریخوں کے ساتھ منطبق ہوجانا یہ کم ہوتا ہے اور پھر یہ اس پر مزید اضافہ کہ وہ صرف تاریخوں کا انطباق نہیں تھا بلکہ جمعہ کے دن یہ انطباق ہوا اور اسی دن یہ حیرت انگیز واقعہ بھی رونما ہوا۔

(الفضل 8- مئی 1990ء)

عجیب بات یہ ہے کہ اس صدی کے اس عظیم واقعہ کی خبر خدا نے پہلے سے حضرت امام جماعت احمدیہ کو دے دی تھی کہ "Friday The 10th" کو یہ ہوگا اور پھر دنیا کے نقشے اور نظام دنیا والوں کی توقعات کے خلاف بدلنے شروع ہوجائیں گے جس کی خبر آپ نے اپنی ایک نظم میں دی جو 27۔ جولائی 1986ء کو برطانیہ کے جلسہ سالانہ میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے پڑھ کر سنائی۔

دیارِ مغرب سے جانے والو دیار مشرق کے باسیوں کو
کسی غریب الوطن مسافر کی چاہتوں کا سلام کہنا
بساط دنیا الٹ رہی ہے حسین اور پائیدار نقشے
جہان نو کے ابھر رہے ہیں بدل رہا ہے نظام کہنا
کلید فتح وظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسمان پر
نشان فتح وظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

(کلام طاہر)

نوٹ:۔ جمعہ 10۔ نومبر 1989ء کو دیوار برلن کا خاتمہ ہوا مشرقی اور مغربی جرمنی کے دو نقشوں کو ملا کر ایک بنا دیا گیا۔ کمیونسٹ لوگوں کا برلن کے راستے ہی باقی دنیا سے رابطہ شرع ہوا اور اسی راستے روسی زبان میں کلام الٰہی اور دیگر لٹریچر واقفین عارضی کے ہاتھوں روس پہنچنا شروع ہوا۔ ٹھیک آج سے 70 سال قبل حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ الثانی نے برلن کی اہمیت کو بھانپ لیا تھا اور وہاں ایک بیت الذکر بنانے کی تحریک بھی کی تھی۔

(الفضل 8/15 فروری 1933ء)

بقیہ صفحہ 5

جون 1980ء کو تقریباً اسّی سال کی عمر میں بھرپور زندگی گزارنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انتہائی جذبہ سے دینی خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ حقیقت میں دینی غیرت رکھنے والی۔ عبادت گزار۔ مخلوق خدا کی انتہائی ہمدرد خاتون تھیں۔ حضرت ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان آپ کے بارے میں فرماتی ہیں:۔

"آپ بہت عبادت گزار۔ شب بیدار۔ بہت دعائیں کرنے والی خاتون تھیں۔ جوانی میں بیوہ ہوئیں۔ اپنی محنت سے کما کر اپنے اخراجات پورے کئے کبھی کسی سے مدد لینا گوارا نہ تھا۔ اولاد کی نیک تربیت کی۔ ایک بیٹا ہونے کے باوجود اسے دین کی خاطر وقف کیا۔ (قدرت ثانیہ) کا بے انتہا احترام تھا۔ کوئی اعتراض برداشت نہ کرسکتی تھیں۔ بڑی سادہ اور پاکیزہ زندگی گزاری۔ مردانہ وار ساری مشکلات کا مقابلہ کیا۔ اور حقیقت میں وہ کام کئے جو ایک مرد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اچھا حافظہ عطا فرمایا تھا۔ جب میں نے تاریخ لجنہ مرتب کرنی شروع کی تو ابتدائی چودہ ناموں کا یقینی طور پر پتہ نہیں چل رہا تھا۔ پرانی ممبرات بہت سی وفات پاچکی تھیں میں نے استانی میمونہ صاحبہ استانی مریم صاحبہ اور بہت سی ممبرات سے ناموں کی تفصیل پوچھی۔ تلاش کرنے سے یہ نام مل گئے۔ تو سب سے زیادہ نام وہ تھے جو استانی میمونہ صاحبہ نے اپنے حافظے کی مدد سے بتائے تھے۔ کلام الٰہی کثرت سے پڑھتی تھیں۔ آخری عمر میں کلام الٰہی کا اکثر حصہ حفظ ہوچکا تھا۔ قول اور فعل میں کوئی تضاد نہ تھا۔ غرض کہ وہ پوری شان کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرکے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئیں۔"

بار بار پڑھو

○ بار بار کلام الٰہی کو پڑھو اور تمہیں چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔

(ملفوظات جلد ششم)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نمایاں کارکردگی

○ مکرم بریگیڈیئر (ر) نصیر احمد شاہ صاحب لاہور چھاؤنی سے لکھتے ہیں۔

میری پوتی عزیزہ شائلہ بنت کرنل شمیم احمد شاہ نے ایتھلیٹکس کے میدان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ حال ہی میں بلوچستان کی خواتین کی چمپین شپ میں 4 سونے اور ایک چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ اور صوبے کی بہترین ایتھلیٹ قرار پائی۔ اس سے قبل وہ کل پاکستان کے بیکن ہاؤسز کے ایتھلیٹکس مقابلوں میں 2 سونے کے تمغے حاصل کر چکی ہے۔ اس کے بعد اپنے سکول کی سالانہ کھیلوں میں 4 سونے۔ ایک چاندی اور ایک کانسی کا تمغہ اسے ملا۔ پھر سکول کی سالانہ ڈمیسٹ میں پہلا انعام جیتا۔ عزیزہ دسویں جماعت کی طالبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم محمد اسماعیل بٹ صاحب بابت ترکہ میاں احمد دین صاحب بٹ)

مکرم محمد اسماعیل صاحب بٹ ساکن احمد نگر نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے بڑے بھائی مکرم میاں احمد دین صاحب بٹ۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی پنشن کی رقم مہنگائی الاؤنس مجھے دے دی جائے۔ ان کا اور کوئی وارث نہیں ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ (مکرم منیر احمد جاوید صاحب بابت ترکہ چوہدری بشیر احمد صاحب)

مکرم منیر احمد جاوید صاحب 13 خالد حمید مارکیٹ کریم پارک راوی روڈ لاہور نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد چوہدری بشیر احمد صاحب دار الیمن شرقی ربوہ۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت تحریک جدید میں مبلغ 46400 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم مجھے دے دی جائے۔ تاکہ میں حقداروں تک اسے پہنچا سکوں۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم نصیر احمد شاہد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم شریف احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم حفیظ احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم مبارک احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم رفیق احمد صاحب (بیٹا)
7۔ محترمہ شوکت جہاں صاحبہ (بیٹی)
8۔ محترمہ بشریٰ ناہید صاحبہ (بیٹی)
8۔ محترمہ مبشرہ طیبہ صاحبہ (بیٹی)
10۔ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

خالی آسامیاں

○ پیتھالوجسٹ تعداد 1
گریڈ 8130-325-4880
مہنگائی الاؤنس 500
میڈیکل رجسٹرار تعداد 2
گریڈ 6900-258-3804
مہنگائی الاؤنس 500NPA500
آئی رجسٹرار تعداد 1
گریڈ 6900-258-3804
مہنگائی الاؤنس 500NPA500
ڈینٹل سرجن تعداد 2
گریڈ 6900-258-3804
مہنگائی الاؤنس 500NPA500
سٹاف نرس / میل نرس (کوالیفائیڈ) تعداد 3
گریڈ 3790-78-2230
مہنگائی الاؤنس 500
لیبارٹری ٹیکنیشن تعداد 1
گریڈ 3400-66-2080
مہنگائی الاؤنس 500
ڈسپنسر تعداد 1
گریڈ 3220-60-2020
مہنگائی الاؤنس 500
مددگار کارکن ڈرائیور 1
گریڈ
2260-36/1972-24/1684-18-1540
مہنگائی الاؤنس 500
خاکروب تعداد 1 بالمقطع

خواہشمند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں مورخہ 16 دسمبر 1995ء بروز ہفتہ تک امیر صاحب جماعت یا صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ بمعہ اپنے جملہ سرٹیفکیٹس دفتری اوقات 8 بجے تا 2 بجے دوپہر دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پہنچا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تصحیح

○ مورخہ 7 دسمبر کے الفضل میں صفحہ 1 پر مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ کے سانحہ ارتحال کی خبر شائع ہوئی ہے موصوفہ حضرت مہر غلام حسن صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نواسی تھیں۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

○ نیشنل ٹیکسٹائل کالج اینڈ مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ گلستان کالونی نزد عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد نے B.sc ٹیکسٹائل انجینئرنگ B.B.A میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم F.Sc سیکنڈ ڈویژن۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 دسمبر 95ء مقرر ہے۔

(1) یہ پاک روس تعاون (جائنٹ وینچر) پروگرام ہے۔ چار سالہ فل ڈگری ٹیکسٹائل انجینئرنگ دو سال پاکستان اور دو سال روس میں پڑھنا پڑے گا۔

(2) F.A/F.Sc-I.com کے بعد بی اے بمعہ گریجوایشن پنجاب یونیورسٹی۔

(3) F.A ‘F.sc کے بعد دو سالہ ایسوسی ایٹ ڈپلومہ ان ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی۔ مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ جنگ 2۔ دسمبر 1995ء ملاحظہ فرماویں۔

○ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی جانب سے مختلف قومی اخبارات میں شائع ہونے والے پبلک نوٹس کے ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ سرکاری یونیورسٹیوں کے علاوہ صرف درج ذیل یونیورسٹیاں اور ادارے ہی نجی سطح پر حکومت پاکستان / یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی جانب سے ڈگری تفویض کرنے والے اداروں کی حیثیت سے منظور کئے گئے ہیں۔

آغا خان یونیورسٹی کراچی‘ ہمدرد یونیورسٹی کراچی‘ الخیر یونیورسٹی (صرف اے جی کے کیمپس) غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ فار سائنس اینڈ ٹیکنالوجی ٹوپی‘ انڈس ویلی سکول آف آرٹ اینڈ آرکیٹیکچر کراچی۔ لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز لاہور۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو انسٹی ٹیوٹ آف سائنس ٹیکنالوجی کراچی‘ سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی اور ضیاء الدین میڈیکل یونیورسٹی کراچی۔ مزید معلومات اور تفصیلات کے لئے ڈاکٹر محمد لطیف ورک ڈائریکٹر اکیڈمک یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(بحوالہ روزنامہ جنگ یکم دسمبر 1995ء)

○ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورس کا اہتمام کیا گیا ہے۔ احباب زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے فوری رابطہ کریں۔ (I) نام کورس :۔ نمکین و شورہ والی زمین کی اصلاح

(II) شعبہ :۔ (Soil) سائل سائنس
(III) آغاز کورس :۔ 95-12-31
(IV) دورانیہ :۔ ایک ہفتہ
(V) تعلیمی معیار :۔ لکھ پڑھ سکتا ہو۔
(VI) تعلیمی فیس :۔ 20 روپے
(VII) داخلہ فیس :۔ 20 روپے
(VIII) درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-12-21 ہے

○ وہ طلباء و طالبات جنہوں نے سال 1995ء کے تعلیمی سیشن میں B.Sc یا M.Sc میں داخلہ لیا ہو یا پھر 31۔ دسمبر 1995ء تک ان میں داخلہ لینے کا ارادہ رکھتے ہوں ان طلباء و طالبات کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے پریذیڈنٹس ٹیلنٹ فارمنگ سکیم کے تحت سکالر شپ دیتی ہے۔

B.Sc میں مندرجہ ذیل مضامین اختیار کرنے والے اس سکالر شپ کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ فزکس کیمسٹری میتھ‘ بیالوجی‘ شماریات‘ اکنامکس۔ کمپیوٹر سائنس۔

شرائط: ایم ایس سی سکالر شپ حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مضامین میں کسی ایک میں داخلہ ضروری ہے۔ فزکس کیمسٹری۔ میتھ۔ اکنامکس۔ شماریات۔ بیالوجی زوآلوجی۔ باٹنی۔ مائیکروبیالوجی۔ کمپیوٹر سائنس۔ بائیو کیمسٹری اور فزیالوجی۔ طلباء و طالبات نے گزشتہ تمام تعلیمی سالوں میں فرسٹ کلاس حاصل کی ہو۔ سکالر شپ حاصل کرنے کے لئے ایک ٹیسٹ پاس کرنا بھی ضروری ہے۔ اس بارہ میں مزید معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 5

رابطہ رکھے ہوئے ہیں اور آپ کو پتہ چلا ہے کہ آرچ بشپ صاحب اس بات پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ ان کے پاس لیگوس میں قیام کے لئے بہت کم وقت ہے۔ ان کے لئے یہ ممکن نہ ہو گا کہ وہ (دین حق) کے پیروکاروں سے کسی خاص اجلاس میں ملاقات کریں۔ آرچ بشپ صاحب نے اپنے پروگرام کے سلسلے میں چرچ کے رہنماؤں جو وہاں موجود ہیں کے ہاتھ میں دیئے ہوئے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ اس کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے کہ ان کا آپ لوگوں سے ملاقات نہ کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ Courtsey دکھانا نہیں چاہتے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان کے پاس وقت بہت کم ہے۔

(یہ خط ڈاکٹر جعفرے فشر آرچ بشپ آف کنٹربری کے صدر دفتر لیمبتھ پیلس سے ان کے سینئر چیلین نے لکھا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی حکومت کالاباغ ڈیم کی حمایت میں اچانک سرگرم ہو گئی ہے ڈیم کی تعمیر پر رائے عامہ ہموار کرنے کے لئے وزیر اعظم نے پیپلزپارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس 19- دسمبر کو اسلام آباد میں طلب کر لیا ہے۔ صدر مملکت کے حمایتی بیان کے بعد پنجاب میں پیدا ہونے والے تنازعات بھی طے کئے جائیں گے سرحد کے وزیر اعلیٰ آفتاب احمد شیرپاؤ کا "قربانی" کے لئے تیار رہنے کا بیان مددگار ثابت ہوا۔ یہ معاملہ مشترکہ مفادات کی کونسل میں نمٹایا جائے گا جس کا اجلاس جلد ہو گا۔ واپڈا کے حکام نے ڈیم کی فائل شیلف سے نکال لی ہے۔

○ وزیر پانی و بجلی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کالا باغ ڈیم کے معاملے پر مثبت پیش رفت ہوئی ہے۔ قوم جلد خوشخبری سنے گی۔ سیاسی ایشو نہ بنایا جائے۔ اس کی اہمیت کشمیر اور ایٹمی مسئلے کے برابر ہے۔ یہ قوم کی تقدیر کا سوال ہے۔ انہوں نے کہا کہ تین صوبوں میں ہمارے وزرائے اعلیٰ ہیں۔ چوتھے انڈس ڈیم کے حامی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اعتراض کرنے والوں کو ان کے گھر جا کر منالیں گے۔

○ مسلم لیگ نے مطالبہ کیا ہے کہ اس موضوع پر ریفرنڈم کرایا جائے کہ حکومت رہے یا جائے۔ اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر مسٹر گوہر ایوب نے کہا کہ ریفرنڈم صرف 6 کروڑ میں ہو جائے گا جبکہ کراچی کی صف ایک دن کی ہڑتال سے 38 ملین کا نقصان ہو جاتا ہے۔

○ پارلیمنٹ کی کشمیر کمیٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ حکومت مضبوط ہے۔ شاہد برکی یا معین قریشی نازل نہیں ہو رہے۔ کچھ لوگوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے ملک میں افواہ ساز فیکٹری لگا رکھی ہے۔ اختلاف رائے ذاتی دشمنی کی حد تک چلے گئے ہیں۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی سے سوال کیا گیا کہ کیا حکومت بدلنے کا امکان ہے تو انہوں نے کسی تبصرے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہماری پالیسیاں جاری رہتیں تو آج حالات بہتر ہوتے اور روپے کی قیمت بھی کم نہ کرنا پڑتی۔

○ مسلم لیگ (ن) نے لاہور میں بھوک کے خلاف بھوک ہڑتال کے کیمپ لگا دیئے ہیں۔ یہ کیمپ شہر کی 18 نمایاں جگہوں پر لگائے گئے ہیں۔ شہر میں جگہ جگہ کیمپوں پر میلے کا سا سماں رہا۔ ارکان اسمبلی، سابق کونسلرز اور کارکنوں کی کثیر تعداد نے حصہ لیا۔

○ پنجاب اسمبلی کے اسیر قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ میں کسی خفیہ ایجنسی کے اشارے پر وطن واپس نہیں آیا بلکہ رضاکارانہ طور پر اپنے خلاف مقدمات کا سامنا کرنے آیا ہوں۔ لیکن حکومت میرے ساتھ جنگی قیدیوں کا سا سلوک کر رہی ہے۔ ملاقاتوں پر پابندی ہے۔

○ اعلیٰ فوجی افسروں کی بغاوت کے الزام میں گرفتاری کے خلاف ہائی کورٹ نے انٹرکورٹ اپیل مسترد کرتے ہوئے سنگل بنچ کا یہ فیصلہ بحال رکھا اور کہا کہ جس بے جا کی رٹ مسترد ہونے پر اپیل نہیں بنتی۔

○ آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن (اپٹما) نے حکومت سے مذاکرات شروع ہونے پر اپنی ملک گیر ہڑتال ملتوی کر دی ہے۔ مذاکرات کا اگلا راؤنڈ 16- دسمبر کو ہو گا۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے لاہور میں قائمقام گورنر وزیر اعلیٰ اور سینیئر وزیر سے ملاقات کی اور پنجاب اسمبلی میں باغی ایم پی اے صاحبان کے مسئلے پر تبادلہ خیال کیا۔ بدعنوانی کے الزامات میں ملوث وزراء نے صدر سے علیحدہ ملاقات کی اور اپنے ہاتھ صاف ہونے اور کرپشن میں ملوث ثابت ہونے پر استعفیٰ کا یقین دلایا۔

○ اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر مسٹر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ معین قریشی کی صدر، وزیر اعظم اور آرمی چیف سے ملاقاتیں کاروباری ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مسٹر معین قریشی نے نگران وزارت عظمیٰ کے دور میں اپنی حیثیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کاروبار شروع کیا تھا۔

○ موٹروے کے معاملے پر قومی اسمبلی میں گرما گرمی پیدا ہو گئی اپوزیشن اور حزب اقتدار نے ایک دوسرے کے خلاف الزامات عائد کئے۔

○ سکھ قوم کے رہنما ڈاکٹر سردار گنگا سنگھ ڈھلوں اور بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا عبدالقادر آزاد کے درمیان اتحاد کے ایک معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔ مولانا آزاد کے علاوہ دیگر مکاتب فکر کے علماء نے بھی اس پر دستخط کئے اس معاہدے کو امت مسلمہ اور سکھ قوم کے درمیان اتحاد کا عالمی معاہدہ کہا گیا ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف خان نکئی سے صوابدیدی فنڈ اور ملازمتوں کا اختیار بھی چھن گیا ہے۔ وزیر اعظم نے 65 کروڑ روپے کے فنڈز میں سے 50 کروڑ اپنے پاس رکھ لئے۔ اے ایس آئی کی 40 آسامیوں پر بھرتیاں بھی وہی کریں گی۔ باقی 40 آسامیوں کا فیصلہ وزیر اعلیٰ اور سینیئر وزیر مل کر کریں گے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے وزیر اعظم کے احکامات پر عمل در آمد کا حکم دے دیا ہے۔

○ سعودی عرب کے شاہ فہد جو فالج کے سبب بیمار ہیں، انہیں کئی روز کے بعد ٹی وی پر دکھایا گیا۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنے خاندان کے افراد سے ملاقاتیں کیں۔ امید ہے کہ وہ جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔ سعودی عرب میں ان کے جانشین کے بارے میں قیاس آرائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ شاہ فہد کی عمر 71 سال ہے۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ قبل از وقت الیکشن گھاٹے کا سودا نہیں ہو گا۔ تاہم یہ فیصلہ حکومت اور اپوزیشن مل کر کریں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کوئی اسمبلی نہیں جا رہی۔ اپوزیشن کو ڈنڈے اٹھا کر مخالفت کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ وہ انتقام کی بات کرتی ہے مگر ہم یہ نہیں کریں گے۔ اگر اپوزیشن ہماری مخالفت نہ کرتی تو ملک مزید استحکام حاصل کر لیتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دو سال میں ملک کو سیاسی استحکام دیا ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم دھاندلی سے برسر اقتدار نہیں آئے اور نہ آمرانہ نظام کے ذریعے حکومت حاصل کیا ہے۔ ہم نے عوامی مینڈیٹ سے اقتدار حاصل کیا ہے ہماری جماعت عوام کے دلوں پہ راج کر رہی ہے۔ قائد اعظم اور پاکستان کے مخالف ہماری مخالفت کر رہے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے امید ظاہر کی ہے کہ پنجاب اسمبلی کے مزید 7- ارکان جونیجو لیگ کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آٹے میں نمک کی حیثیت رکھنے والے فارورڈ بلاک کیا بنائیں گے۔ چار ناراض ارکان نے مجھے تعاون کا یقین دلا دیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ صوبے میں جرائم 80 فیصد کم ہو گئے ہیں۔

○ انٹی نارکوٹکس فورس کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل صلاح الدین ترمذی نے کہا ہے کہ پنڈی بھٹیاں بھائی پھیرو قصور ملتان اور صوبہ سرحد کے ارکان اسمبلی منشیات کی سمگلنگ میں ملوث ہیں۔ امریکہ نے ہم سے منشیات کے چھ بڑے ملزم طلب کئے ہیں۔ عدالتی فیصلے کے بعد انہیں امریکہ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ 19 بڑے سمگلروں کے 131 ملین ڈالر کے اثاثے منجمد کر دیئے گئے ہیں۔

○ عالمی بینک نے نگران حکومتوں کو پاکستان کی معیشت کے لئے نقصان دہ قرار دے دیا ہے۔ پاکستان سمیت تمام ترقی پذیر ممالک کو سیاسی افراتفری کم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت کی تبدیلی اب ناگزیر ہے۔

اقصیٰ روڈ
بشیر گولڈ سمتھ
ربوہ
فون: دوکان 211806 رہائش 211883

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

مطب حمید
اٹھرا کی کامیاب
مشہور دواخانہ

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ - مکان - زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق	۶۰ گولی	۸۰۰/-
نواب شاہی	۶۰ گولی	۱۰۰۰/-
سونے چاندی کی گولیاں	۳۰ گولی	۲۰۰/-
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰/-
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰/-

کامیاب علاج - ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ - گول بازار - ربوہ
فون نمبر: 212434 (04524)

اکسیر موٹاپا 30/- | ہمدرد نسواں حبوب اٹھرا 20/- | دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/- | زد جام عشق 600/- | اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- | کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- | سفوف اکسیر شوگر 30/- | جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659